

١٣٢٠ هـ

مسائل سماع

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادرى البريلوى

١٢٧٢ - ١٣٤٠ هـ



ضروری نوٹ



فتاویٰ رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد التاریخ سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 صفحیں جلدیوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاویٰ کا مصورہ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاموں سے اثرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پرنسپل نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتہک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاویٰ رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاوں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مسامی جیلے کے سبب فتاویٰ مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاً حم الہ احسن الجزاء

رسالہ مسائل مجمع

۱۳۵۰

(قوالی کے ملے)

میں از ریاست گلینہ ضلع رنگ پور ملک بنگالہ مرشد مولوی عبداللطیف ہزاری ۳ رمضان ۱۴۲۰ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل مفصلہ ذیل میں :

(۱) تضوف زمانہ جو مجلسِ سماع و سرود مرتب کرتے ہیں جس میں راگ و رقص و مزامیر و معاف ہر قسم کے موجود رہتے ہیں اور جھاڑو فانوس و شامانہ و فرش و دیگر تکلفات حشمتیہ و اسرافات بے جا کے علاوہ اہل و ناہل و صاحب و فاسق و عالم و جاہل و ہند و اور مسلمان وغیرہ کا کچھ تقدیم نہیں ہوتا سب کو اذن عام رہتا ہے اور اطراف و اکناف سے بذریعہ خطوط و اشتہارات لوگوں کو بیلایا جاتا ہے آیا اس کارروائی کی قرآن و حدیث یا فقہ و تضوف سے کوئی اصل اور حضرت شارع یا صحابہ یا محمدینؐ ائمہ شریعت و طریقت سے کوئی نقل قول خواہ فعلی ثابت ہے یا نہ، و بر تقدیر شانی اگر کوئی شخص اس کو مباح بلکہ متحب اور مسنون و موجب تقریب الی اللہ تک مجھ کو ہمیشہ خوبی مرتکب رہے اور دوسروں کو بھی راہب کرے حتیٰ کہ اس کی تحریک سے بعض مقامات میں اس فعل کا چرچا شروع ہو جائے اور ہوتا جائے تو ایسا شخص ضال و مضل بمحترے کا یا نہ؟

(۲) اس فعل کا مشروب کرنا طرف الحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جمیع اکابر صحابہ و تابعین و انکر مجتہدین⁶ مشائخ طریقت کے نہایت درجہ کی گستاخی اور کذب علی الرسول و علی اصحاب العدول و علی من بعدہم من الکابر الفحول میں داخل ہے یا نہ؟

(۳) جس ملک کے لوگ بعض تو مسلم اور کانِ اسلام سے نہایت بے خبر ہوں گویا ابھی تک شریعت میں ان کی لسم اللہ بھی درست نہیں ہوتی اور بسب قرب زمانہ جاہلیت و حدیث العہد بالاسلام ہونے اور مجاہرت اقوام ہندو کے اکثر حق و باطل کی تمیز نہ رکھتے ہوں اور اعتقاد اور عمل اذواع شرک و بدعت میں گرفتار ہوں تو ایسوں کو اولاد عقائد اسلامیہ و احکامات شرعیہ کی تلقین ضرور تر ہے یا سب سے پیشتر فنِ موسیقی اور حفاظتی و دفاعی تصوف و مسلمه وحدۃ الوجود کی تعلیم مناسب ہے؟

(۴) ہرگاہ کہ ہر سلان پر بقدر استطاعت امر معروف و نہیں منکر نہیں اور پر و پیشوائے قوم پر خصوصاً فرض ہے تو جس پر کے اکثر مرید نا مقید عیاش طبع، نشہ خوار، منچھس دراز، ریش ندارد، اور صوم و صدایہ و غسل و طہارت کے مقدار میں غایت درجہ کے سنت، ہاں ناچ رہاگ و سماع و سرود کی خدمت میں چُست ہوں اور وہ کسی کی کن سے غرض نہ رکھے سب کو راضی رکھے اور سب سے راضی رہے پس ایسا پر تارک فرض اور عاصی سہے یا نہ؟ اور وہ پر کس قسم کا پر کہلائے گا ہدایت و ارشاد کا یا ضلالت و الخاکد کا؟

(۵) یہ کہنا کہ وید ہندو میں شرک نہیں ہندو کو بالقطع مشرک کہا صحیح نہیں ہوتا کو سجدہ کرنا ان کا باعثِ کفر نہیں ہو سکتا کہ یہ سجدہ تعظیمی ہے جیسے فرشتوں نے آدم کو کیا تھا اور ہوتا سے شفاعت کا امیدوار رہنا ایسا ہے جیسے اہل اسلام کا انبیاء سے امید و ارشاد میں اور مشائخ نے اکثر اذکار و افکار و مراقبات جو گیان ہندو سے لئے ہیں، اس قسم کے ہفتوات ہدایت و ارشاد کے باب سے ہیں یا در پردہ یعنی کہنی اسلام کے اسباب ہیں؟

الجواب

جواب سوال اول

جعڑ فانوس، شامیان، فروش وغیرہ میاہات فی النفسها محظوظ نہیں جب تک نیتہ یا عملہ منکر شرعی سے منضم نہ ہوں بلکہ ممکن کریت محمودہ سے محل مخدود میں محمود ہو جائیں، فان ذلك شاف المباح يتبع النية اس لئے کہ وہ مباح کی صفت ہے کہ وہ اچھی بُری

نیت میں اس کے تابع ہوتا ہے اور اس لئے تاکہ
اباحت خالص ہو جائے جیسا کہ بحر الرائق وغیرہ میں
اس کی تصریح کی گئی ہے اور ہم نے متعدد بار
اسے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا ہے اور اس واقع
کی طرف رجوع کیا جائے جو حجۃ الاسلام حضرت امام
غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر فرمایا
کہ ایک بزرگ نے مجلس ذکر میں ایک ہزار چراغ جلا
اس پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا (یعنی معرض ہے
کہ یہ اسراف کیا گیا ہے) انہوں نے معرضین سے فرمایا کہ آؤ اور جو چراغ ان میں سے غیر خدا کے لئے ہے
اُسے بھجا دو، چنانچہ وہ ان میں سے کوئی ایک چراغ بھی نہ بھجا سکے۔ (ت)

زینت مباح نہیت مباح مطلقاً اسراف نہیں، اسراف حرام ہے۔ قال تعالیٰ:
ولا تسرفو انہ لایحت المسرفین۔ یہ بے جا خرچ نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ افضل خرج
سے کام لیے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (ت)

اور زینت جب تک بروج قیمع یا بہ نیت قبیح نہ ہو حلال ہے، قال تعالیٰ:
قل من حرم زینة اللہ الی اخر ج لعبادۃ۔ فما دیکھے اس زیب وزینت کو کس نے عرام کیا ہے
جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے (ت)
اور حلال و حرام ایک نہیں ہو سکتے ہیں شیق قلوب و تطلع غیوب و اسارت ظنون کا حکم نہیں بل
حسن الظن فہما امکن و اللہ سب سخنه یعلم الصمازو یتوی السراڑ (بلد ہم اچھا گمان کرتے ہیں
جب تک ممکن ہو، اور اللہ تعالیٰ پاک ہے، دلوں کی پوشیدہ باتیں جانا ہے اور چھپے رازوں سے
آشنا ہے۔ ت) کوئی مجلس اگر فی نفس منکرات شرعیہ پر مشتمل نہ ہو ز اس میں وہ باتیں ہوں جو اختلاف
مقاصد یا تنوع احوال سے حسن و قبح میں مختلف ہو جائیں جیسے سماع مجرود کہ اہل کو مفید اور نا اہل کو مضر نہ بوجہ

حسناً و قبحاً و تمحيض الاباحة کمانص علیہ
فی البحر وغیره وقد بیناها غير مررة ف
فتاؤنساوس اجمع ما ذکر الامام مجۃ الاسلام
فی احیاء العلوم من حکایۃ ایقاد بعض
الصالحین الف مسروج فی مجلس الذکر
فانکروه بعضهم فقال تعالیٰ واطفی ما کات
منہا الغیر اللہ تعالیٰ فلم یستطع اطفاء
شئی منها لـ

دقت وغرض اہم قاصدہ پر موجب فتنہ ہوں جیسے حاکم و دفاتری وحدۃ الوجود و مراتب جمع و فرق و ظہور و بطن و بروز و مکون وغیرہ مشکلات اصراف نعمت اذن بوجہ تعظیم فخار و تکریم لفوار وغیرہ ذکر افعال و احوال نامہ بخار منجر یہ انکار ہو، بالجملہ حالاً و مالاً جملہ منکرات و فتن سے خالی ہو تو عکوم اذن و شکول دعوت میں ہرج نہیں بلکہ مجلس وعظ و پند بخطاب پابندی حدود شرعیہ جس قدر عام ہو نفع تمام ہو مگر محفل رقص و سرود اگر بغرض باطل فی نفسہ منکر نہ بھی ہوتی تو تعمیم اُسے منکر و ناروا کردیتی سماع مجرد کو ائمہ محققین علمائے عالمین دادیاے کاملین نے صرف اہل پر حمود و اور نا اہل رقطعاً مسدود فرمایا ہے، نہ کہ مرا امیر محمد کر خود منکر و حرام ہیں، سیدی مولانا محمد بن مبارک بن محمد علوی کرمانی مرید حضور پر فرشتے العالم فرید الحق والدین تجھشکر و خلیفہ حضور سیدنا محبوب اللہی نظام الحق والدین سلطان الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کتاب سستاطاب سیر الاولیاء میں فرماتے ہیں:

حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں چند می فرمود کہ چندیں چیزیں می باید تا سماع مسامح شود
چیزیں ہوں تو سماع مباح ہو گا (۱) مسمع یعنی سننے
مرد تام یا شد کو کہ بناشد و عورت نباشد
مستمع آنکہ می شنود و ازیزادتی خالی بناشد و مسموع
اچھے بگویند فخش و مسخرگی بناشد، و آله سماع مزامیرت
چوں چنگ و رباب و مثل آن می باید کہ در میان
بناشد ایچھیں سماع حلال است یہ

اویسی میں ہے :

(جو کچھ سننا گیا) جو کچھ وہ کہیں وہ یہ ہو دیگر اور مذاق
ولغو سے پاک ہو (۲) اسباب سماع ہگانے بجانے
کے الات سارے گئی، رباب وغیرہ، چاہے کہ وہ مجلس
کے درمیان نہ ہوں۔ اگر یہ تمام شرائط پاتی جائیں
تو سماع (یعنی قولی) حلال اور جائز ہے۔ (ت)

یہ بخوبی حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض داشت کہ دریں روز ہا بعضہ از درویشاں آستانہ دار در جمیع کہ چنگ و رباب و مزامیر بود رقص کر دند فرمود نیکو نکر دہ اند اچھے نامشروع ست ناپسندیدہ است یہ

کسی شخص نے حضرت سلطان المشائخ کی خدمت میں یہ شکایت پیش کی کہ آستانہ کے بعض درویشوں نے یہ شکایت پیش کی کہ آستانہ کے بعض درویشوں نے اس محفل میں رقص کیا ہے جس میں چنگ و رباب اور مزامیر استعمال ہوئے اپنے فرمایا انہوں نے اچھا نہیں کیا کیونکہ جو کام ناجائز ہے اسے لیندیدہ و قانینہ ناجائز (ت)

اکی میں ہے :

حضرت سلطان الشاعر فرمود من منع کردہ ام کمزامیر حضرت سلطان المشائخ نے ارشاد فرمایا میں نے
و محبت دریان نباشد یہ منع کیا ہے کہ مزامیر اور حرام آلات دریان
میں نہ ہوں۔ (ت)

خود حضور پُنور سلطان المشائخ محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات طیبات فوائد الفواد شریف
میں ہے : مزامیر حرام ست (مزامیر حرام ہیں - ت)

احادیث اس بارے میں حدائق ترپڑیں، اور کچھ نہ ہو تحدیث جلیل جمل صحیح ریچ صحیح بخاری شریف
کافی و وافی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
لیکون من احق اقوام ریست حلون الحمر
ضد مریمی امت میں کچھ لوگ ایسے ہوئے وائے ہیں
کہ علال ہمارا میں گے عورتوں کی شرمنگاہ یعنی زنا
اور رشیقی کٹروں اور شراب اور باجوں کو۔ (ت)

حدیث صحیح جلیل متصل لامطعن فیه
سندا و لاما متنا الا عند من هوی ف هر وہ
الموی کا بنت حزم و من مثله غوی و
قدا اخرجه اليضا الابنۃ احمد و ابو داؤد و
ابن ماجہ و اسماعیل و ابو نعیم باسانید
صحاب لاغیار علیہا وصححه جماعة
اخرون من الانہة کما قاله بعض
الحافظ قاله الاصمام ابن حجر المکی
ف کفت الرعاع یہ
حدیث صحیح جلیل متصل لامطعن فیه
سندا و لاما متنا الا عند من هوی ف هر وہ
الموی کا بنت حزم و من مثله غوی و
قدا اخرجه اليضا الابنۃ احمد و ابو داؤد و
ابن ماجہ و اسماعیل و ابو نعیم باسانید
صحاب لاغیار علیہا وصححه جماعة
اخرون من الانہة کما قاله بعض
الحافظ قاله الاصمام ابن حجر المکی
ف کفت الرعاع یہ

لہ سیر الاولیاء باب نہم درسماع وجہ و رقص مؤسسة انتشارات اسلامی لاہور ص ۵۲۲

فَيَرْغِلُ الْمُولَى الْقَدِيرُ نَسْنَةً اپنے فتاویٰ میں ثابت کیا ہے کہ ان پروان ہوا سے نفس کا حضرات اکابر چشت قدست اسرار ہم کی طرف سامع مزامیر بست کرنا محض دروغ یہ فروغ ہے ان کے اعظم اجلہ قصر کے فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ را فراہم ہے نیزان کے تمام تسلکات وابہیہ کا ایک اجھائی جواب موضع صواب ان لفظوں میں گزارش کر دیا ہے کہ بعض جہاں بدست یا نیم ملا ہوں پرست یا جھوٹے صوفی باد بدست کہ احادیث صحیح مرفوعد ملکوں کے مقابل بعض ضعیف قصہ یا محمل واقعہ یا مشاہد کلھے پیش کرتے ہیں انہیں اتنی عقل نہیں یا قصد ابے عقل بنتے ہیں کہ صحیح کے سامنے ضعیف، متعین کے آئے محمل، ملکم کے حضور مشاہد واجب الترک ہے پھر کہاں حکایت فعل پھر کیا محض کجا بیج، ہر طرح یہی واجب العمل، اسی کو ترجیح، مگر ہوں پرتو کا علاج کس کے پاس ہے، کاش گناہ کرتے اور گناہ جانتے اقرار لائے یہ دھانی اور بھی سخت ہے کہ ہوں بھی پالیں اور الزام بھی ٹالیں، اپنے لئے حرام کو حلال بنالیں میں نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ایسی مخالف میں جتنے لوگ کرتے سے جمع کے جائیں گے اسی قدر گناہ و بال صاحب محفل و داعی پر بڑھے گا۔ حضار سب گنہ کار اور ان سے کا گناہ گانے بجائے والوں پر اور ان کا ان کا سب کا بلانے والوں پر۔ بغیر اس کے کہاں میں کسی کے اپنے گناہ میں کچھ کی ہو مشکلہ وس ہزار حضار کا مجھ ہے تو ان میں ہر ایک ایک گناہ، اور فرض کچھ تین قولی قرآن میں ہر ایک پر اپنا گناہ اور دس دس ہزار گناہ حاضر ہیں کہ یہ بھروسہ جالیں ہزار چار اور ایک اپنا، کل چالیس ہزار پانچ گناہ داعی و بانی پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں،

من دعا الى صلالة كان عليه من الاشم
مثل آشام من تبعه لا ينقض ذلك من أشامهم
شيماً رواه الانتمة احمد واستة الابخاري
عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه.

جو کسی امر مظلوم کی طرف بلائے جتنے اُس کے بلانے
پر چلپیں اُن سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس
سے آن کے گناہ ہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ (امام سخا ری)
کے علاوہ امام حسّمہ اور دیگر بانی ائمہ کرام
نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے ساتھ
اس کو روایت کیا ہے۔ ت

ایسے مجرمات کو معاذ اللہ موجب قربت باندا جمل و ضلال اور ان پر اصرار کبیر شدید الوبال اور دوڑن

کو ترغیب اشاعت فاحشہ و اضلال، والعیاذ بالله من سوء الحال (اللہ تعالیٰ کی پناہ بُرے حال سے۔) رہا رقص اگر اس سے یہ متعارف ناچ مراد ہو تو مطلقاً ناجائز ہے زنان فوکس کا ناچ ہے اور مخصوص زمانہ سے بھی بعید نہیں بلکہ معمود و معلوم مشہور ہے، جب تو مخصوص قطیعہ قرآنی حرام ہے و قد تلونا ہاف فتاویٰ (اسے ہم نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا ہے۔ ت) اب اُسے ساختہ و قربت جاننا درکار مسماع ہی سمجھنے پڑا اس کا الزام ہے اور اگر کٹھکوں کا ناچ مستثنی و مکثہ لعنی پچھے گھوڑے کے ساختہ ہے جب بھی حرام و موجب لعن ہے کما نطقت بہ الاحادیث و صریح بہ شرایح الحدیث (جیسا کہ احادیث اس پر ناطق ہیں اور شارعین حدیث نے اس کی صراحت فرمائی ہے۔ ت) اور اگر ایسا نہیں بلکہ صرف حرکات مضطرب ہیں کہ زخود موزوں، ز منکرات پر مشتمل، ز حالاً یا مالاً لافتت کی طرف منحر، ز اس کے فاعلین اہل سیاست و وقار بلکہ بازاری خیافت الحركات ہے و قر، تو بانہم قیود بھی اس کا اقل مرتبہ یہ ہے کہ ایک قسم اہو و لغو ہے اور ہر ہمو لوگوں دو باطل اور ہر باطل کا ادنیٰ درجہ مکروہ و ناجائز۔ طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقتہ نذریہ میں ہے:

الرقص وهو الحركة الموزونة على ميزان الرقص، وہ نغمہ مخصوصہ کے ترازو پر ایک موزون حرکت
نغمہ مخصوصہ (والاضطراب وهو الحركة غير الموزونة فکل) واحد منها (من)
کا نام ہے۔ اضطراب، غیر موزون حرکت کو کہا جاتا ہے۔
غير الموزونة فکل (واحد منها (من)
پھر ان میں سے ہر ایک ان کھیلوں میں سے ہے جملہ (لعل غیر مستثنی) کل لعل ابن ادم
حضر اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد و حرام الا ثلاثة ملاعبة الرجل اهله و تابیہ
فرمان ہے کہ سوائے تین کھیلوں کے آدمی کا کھیل لفسہ و مناصلہ لقوسه اخر جہہ الحاکم
حرام ہے، مشرع تین کھیلیں ہیں، (۱)، شوہر کا فی المستدرک عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و قال صحیح على شرط مسلم۔
آپنی بیوی کے ساختہ کھیندا (۲)، اپنے گھوڑے کے ساختہ اس کی سکھلانی کرتے اور تیاری کرتے ہوئے کھیندا (۳)، اپنی کمان کے ساختہ تیر اندازی کرنا۔ چنانچہ
امام حاکم نے متدرک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے اس کی تحریک فرمائی اور فرمایا یہ حدیث شرط مسلم کے مطابق صحیح ہے۔ (ت)

اور اگر وجہ مراد ہو تو اگر بے اختیار ہے زیر حکم نہیں کہ ضر

سلطان نگر دھنسراج از خراب

(کیونکہ بادشاہ بخرا اور غیر آباد زمین سے نیکس وصول نہیں کرتے۔ ت)

بلکہ اگر شوقاً الی حضرة العزیز اللہ و دجل و علا ہے تو تھبت کبریٰ دو دلت اعلیٰ ہے تا بکہ بخشنہ و کرا ارزانی دارند
(تاکہ دیکھا جائے کہ وہ کس پیشش فرستے ہیں اور کس کو ارزان (ستا) دیتے ہیں۔ ت) اور اگر باختیار و
قصص ہو تو مدار نیت پر ہے اگر مجھے یا مرآت العین میں اٹھا ریخت و جلب قلوب کے لئے ہے قطعاً ریا و سمعہ و
نفاق و حرام کبر و مشرک صغیر ہے، اب اس کی حرمت بھی ضرور اجایا ہے فہمانے اس پر قیامت کبریٰ قائم کی اور
عبادات سمجھنے والے کو کافر لکھا، طریقہ وحدیۃ میں ہے ।

اور اس رقص و اضطراب میں وہ کام بھی داخل اور
 شامل ہے جو بعض صوفیاء کیا کرتے ہیں جو اپنے آپ
کو طریقہ تصوف کے ساتھ مسلک گردانتے ہیں
حالانکہ وہ کئی قسم کے فتن و فجور اور زیادہ سخت قسم
کے جرم اور اصرار کرتے ہیں اس لئے کہ وہ کام عبادت
کے اعتقاد کے ساتھ کرتے ہیں لہذا (اس عقیدہ
کے باعث) ان پر امیریم کا خطرہ اور خوف ہے اور
حکوم کو حلال کرنے کی وجہ سے یہ کفر ہے۔ چنانچہ علامہ
ایوب کر طرطوسی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رقص اور
اخہار و جدوجہی ایسا سے بے خبر اور غافل کر دیا لے
اسے سب سے پہلے ایجاد کرنے والے سامری کے
اجاب تھے۔ جب سامری نے ان کے لئے بچھڑا
تیار کیا لعنی بچھڑے کا ڈھانچہ تیار کیا تو اس میں سے
بچھڑے کی آواز آنے لگی، وہ آواز سن کر سامری کے
سامنے اٹھ کر ٹھہرے ہوئے اور اس کے آگے ناچنے
اور جھونمنے لگے اور وجد کا اخہار کرنے لگے یعنی حرام
 فعل سے اخہار و جد کرتے رہے جو کہ غیر حنفی کی
عبادت ہے اور قطعی حرام، مکبر و خود پسندی کا
طریقہ ہے جیسے یہ لوگ کرتے ہیں، بھنگ پیتے
ہیں اور اپنے آپ کو خوش رکھنے کے لئے ناچنے تھیں،

و يدخل فيهما اعْلَمُ الرُّقُصِ و
الاضطراب (ما يفعله بعض الصوفية)
الذين ينسبونفسهم الى
مذهب التصوف وهم مصروفون على
أنواع الفسوق والفحشاء بل هو أشد
لأنهم يفعلونه على اعتقاد العبادة
فيحاف عليهم أمر عظيم وهو الكفر
باستحلال الحرام (قال العلامة ابو بكر
الطرطوسى رحمة الله تعالى اما الرقص
والتجدد الذى يوجب التهوع عن
ذكر الله تعالى (فاول ما احدثه اصحاب
السامري لما اخذ لهم عجلة جسد الله
خوارقاموا برقصون عليه و
يتواجهون) اعْلَمُ الْمُحْرَمِ و
هو عبادة غير الله كما يفعل
هؤلاء يا كلون الحيش و
يرقصون من نشاط نفوسهم
بالمحرم القطعى والكبير والاعجاب
ويتجددون بالوجود الشيطانى

ستار وغیرہ سے راگ سُننے میں، فاسقوں کے درمیان شیطانی اور شہوانی جذبات کے ساتھ انہمار وجد کرتے ہیں، بے ریش خوبصورت لوگوں سے اختلاط اور میل جوں رکھتے ہیں۔ بس یہ کفار کا طریقہ کام ہے۔ چنانچہ ستار غایبہ میں ہے کہ بیان کردہ حالات کے مطابق آلات راگ کی وجہ سے سماع کے موقع پر ناچ کرنا جائز نہیں اور نہ وہاں حاضر ہونا درست ہے، اور ذخیرہ میں ہے کہ یہ کبرہ گناہ ہے۔
بڑا ذی بے قرطبی کے حوالے سے ذکر کیا کہ یہ قطعی اور بالاتفاق حرام ہے، چنانچہ شیخ الاسلام جلال الملة والدین کیلئے کامیں نے فتویٰ دیکھا وہ فرماتے ہیں اس رقص کو عالی کرنے والا کافر ہے اس لئے کہ یہ ہمارے ذکر کردہ محبتات سے موصوف (ادمان پر مشتمل ہے) یہونکہ یہ معلوم شدہ ہے کہ اس کی حرمت بالاجماع ہے (خلاصہ کرنے والوں کی عبارت پوری ہو گئی) اور پورا کلام اس میں ہے (ت)

اور اگر غلوت و تہائی محض میں جہاں کوئی دوسرا نہ ہو بیت محدودہ مثل تشبیہ برعشاق والہین یا جلب حالات صالحین ہو تو ائمہ شان میں مختلف فیہ بعض ناپسند فرماتے ہیں کہ صدق و حقیقت سے بعید ہے اور ارجح یہ ہے کہ ان نبیوں کے ساتھ جائز بلکہ حسن ہے کہ من تشبیہ بقوم فہو و منہم (جب کوئی شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ اسی میں شمار ہوتا ہے۔ ت) ۵۷

ات لم تكونوا مثليهم فتشبهوا ان التشبيه بالكرام فلام
 (اگر تم ان جیسے نہیں ہو پھر ان جیسی صورت بناؤ لیتی ان سے مشابہت اختیار کرو یونکہ شرعاً سے مشابہت اختیار کرنا ذریعہ کامیابی ہے۔ ت)

والشهوات النفسانية بين الفسقة المحتلطيين
 بالمردات الحسان الوجوه على سماع
 الطنابير والنسمور فهو دين الكفار و في
 التأريخانية الرقص في السماع (للآلات
 المذكورة بالحالات المزبورة (لا يجوز) فعله
 لاحضوره (وفي الذخيرة انه كبيرة وقال
 البزاذى قال القربى حرام بالاجماع ورأيت
 فتوی شیخ الاسلام جلال الملة والدین
 اکیلاف ان مستحل هذ الرقص) الموصوف
 بما ذكرنا من المحرمات القطعية (كافر لما علم
 ان حرمتہ بالاجماع اعْصَمْ خصیف و تمام
 الكلام فيها۔

اور سچی نیت سے نیکوں کی حالت بناتے بنا تے خدا چاہے تو واقعیت بھی مل جاتی ہے سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں،
ان هذہ القرآن نزل بحزن وکابدہ فاذ اقرأتموا
فابکوا فان لعنةکوا فتبکوا فتبکوا - رواہ ابن ماجہ
ومحمد بن نصرف الصلوۃ والبیهقی فی
الشعب -

بیشک قرآن غم و کرب کے ساتھ اترے ہے توجہ اسے
پڑھو تو رو و اور اگر رونماز آئے تو روئی صورت بناؤ
(ابن ماجہ اور محمد بن فخر نے کتاب الفتوحہ اور امام
بیهقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا

۶۔ ت)

حدیقہ ندیر میں بعد عبارت مذکورہ و بیاناتِ نفسہ ناصحہ مقبولہ ہے:

اس نے کہ وجود اور تواجد کا طریقہ ہے اس زمانے کے
پچھے فرقہ اہلی جانتے ہیں جیسا کہ پہلے زمانے کے
لوگ جانتے تھے ایک نور ہدایت اور اللہ تعالیٰ
کی توفیقی اور اس کی عنایت کا اثر ہوتا ہے یہاں تک
کہ حسن التنبیہ میں علامہ التجم الغزی سے نقل فرمایا
کہ علامہ ابو حصوف نے اکابر انہ سے وجود اور تواجد کا
ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا لیکن جس نے ان
حالات کو دانستہ دنیا تک رسائی حاصل کرنے اور
دنیا طلبی کے لئے ظاہر کیا کہ لوگ اس کے معتقد
ہو جائیں اور اس سے برکت حاصل کریں تو یہ
رویہ انہماقی قیمع اور مہلک ہے اور تباہ کی
جرائم اور گناہوں میں شامل ہے اخو، پھر حدیقہ ندیر
میں فرمایا: بلاشبہ تواجد بنادی اور دنیا شی وجد
ہے بغیر حقیقی وجد کے۔ اور اس میں حقیقی اہل وجد

فان طریقہ الوجود والتواجد الذی تعلیمہ
الفقراء الصادقون فی هذہ الزمان
بعدہ کما كانوا یعلمونه من قبل
فی الترمذ الماضی نور وهدایة واشر
 توفیق من اللہ تعالیٰ و عنایہ الی ان نقل
عن حسن التنبیہ للعلامة التجم الغزی
انہ قال بعد ذکر الوجود والتواجد عن
اکابر الانہمہ و امامن اظہر هذہ الاحوال
تعمد التوصل الی الدنیا ولتعتقدہ الناس
ویستبرکوا به فہذا من اقبح
الذنوب المھلکات والمعاصی الموبقات
شم قال فی الحدیقة ولا شک
ان التواجد و هو تکلف

الوجود و اظهارہ من غیرات

لہ سنت ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ باب فی احسن الصور بالقرآن ایضاً ایم سعید بنی کریمی ص ۹۹۶
شعب الایمان حدیث ۲۱۴ دارالکتب العلیہ بیروت ۳۸۸/۲

لہ الحدیقة الندیرۃ الصنف ارتسع مکتبہ نوری رضویہ فیصل آباد ۵۲۳/۲ تا ۵۲۵

کے ساتھ تشبیہ میں مشابہت ہے اور یہ جائز بلکہ شرعاً مطلوب ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔ امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت خلیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے اسے روایت فرمایا: کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے والا کیوں اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی شخص کا کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شخص کی ان لوگوں سے دلی محبت ہے اور یہ ان کے حالات و افعال (اور روشنی پر) راضی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مرد کسی شخص کی سیرت اور اس کے عمل سے خوش اور راضی ہو تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے بھی وہی عمل کیا۔

امام طبرانی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے یہاں تک کہ اپنی طویل پاکیزہ لگفتگو کے بعد جیسا کہ علام روصوف کی عادت ہے ارشاد فرمایا رہا یہ کروجیح کے مطابق نمائشی وجد برائے مشابہت صلحاء و برائے دیگر مقام نیک تواریخیک اور درست ہے جیسا کہ علام شیخ قشیری نے اپنے رسالہ مشهورہ کی ابتداء میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا "تواجد" کسی نوع کے اختیار سے اپنے آپ پر حالتِ وجود طاری کرنے کا

یکوت له وجد حقیقتہ فیہ تشبہ باهل الوجود الحقيقة وهو جائز مطلوب شرعاً قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من تشبہ بقوم فهو منهم سواهم الطبراني في الاوسط عن حذيفة بنت اليمان رضي الله تعالى عنهمَا وانما كاف المتشبه بالقوم منهم لأن تشبته بهم يدل على حبه إياهم ورضاه باحوالهم وافعالهم وقد قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ات الرجل اذا رضى هدى الرجل وعمله فهو مثل عملهرواة الطبراني من حديث عقبة بنت عامر رضي الله تعالى عنه (الـ اـتـ قـالـ بـعـدـ مـاـ اـطـالـ وـ اـطـابـ كـمـاـ هـوـدـابـهـ قـدـسـ سـرـهـ) اـمـاـ تـكـلـفـ الـوـجـدـ عـلـىـ الـوـجـهـ الصـحـيـحـ لـاجـلـ التـشـبـهـ بـالـصـالـحـيـنـ وـلـفـيـرـذـلـكـ مـنـ الـمـقـاصـدـ الـحـسـنـةـ فقد أشار إليه العلامة الشیخ القشیری فـ اـوـاـئـلـ مـرـسـالـتـهـ المشـهـورـةـ حيثـ قـالـ التـواـجـدـ اـسـتـدـعـاـءـ الـوـجـدـ بـضـرـبـ اـخـتـيـارـ وليسـ لـصـاحـبـهـ كـمـالـ الـوـجـدـ

نام پر جبکہ صاحبِ وجود میں کمال وجود نہ ہو (یعنی کما حق، وجود نہ ہو) اس لئے کہ اگر اس میں حقیقی وجود ہوتا تو وہ واحد (وجود کرنے والا) کہلاتا کیونکہ تواجد باب تفاسیر ہے اور یہ زیادہ تر حقیقت کی بنیار نہیں، بلکہ بناؤنی و نمائشی اظہار صفت کے لئے آتی ہے اسی لئے بعض علم والے کہتے ہیں کہ "تواجد" صاحبِ تواجد کی طرف سے مسلم یعنی تسلیم شدہ اور تھیک نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ ترکیف پرمی ہوتا ہے اور حقیقت سے بعید ہوتا ہے جبکہ کچھ لوگوں نے فرمایا کہ ان فقرات کے لئے درست ہے جو مجرد ہوں اور ان معانی کے پالینے کے منتظر اور خواہاں ہوں جو مطلوب و مقصود ہیں اور ان کی دلیل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لوگوں کم ہنسو اور زیادہ رو یا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رو فی صورت ہی بنایا کرو۔ شرعاً الاسلام میں فرمایا سنت یہ ہے کہ قرآن مجید غم کے ساتھ وجود سے پڑھے اس لئے کہ قرآن مجید غم کے ساتھ نازل ہوا ہے اور اگر غم کی کیفیت طاری نہ ہو تو خگلیں صورت ہی بنالی جائے اع مخصر یہ کہ ترکیف کمال بھی سمجھ کمال ہے یعنی کسی کمال میں بناؤٹ اور نمائش اختیار کرنا بھی کمال میں شامل ہے اور جو شخص اولیاء اللہ میں سے نہ ہو اس کا اولیاء اللہ سے مشاہدہ اغیار کرنا ایسا امر مطلوب ہے جو بہ حال لائق توجہ ہے، اختصار سے عبارت مکمل ہو گئی ہے۔ (ت)

با الجملہ وجود صوفیہ کرام طالبین صادق اصلًا محل طعن نہیں اور دربارہ امر قلب دنیت باطن صادق و کاذب میں تحریر مشکل اور اسارت ظن حرام و باطل و اللہ یعلو المفسد من المصلحت (اللہ تعالیٰ

اذلوکان لکان واجد ابواب التفاصیل اکثرہ على اظهار الصفة وليست كذلك فعمور قالوا التواجد غير مسلم لصاحبہ لما يتضمن من التكليف ويسعد عن التحقيق وقوم قالوا انه مسلم للفرقاء المجردين الذين ترصد والوجودان هذه المعانی واصلهم خبر الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابکوافان لهم تکوا فبتکوا اهون في شرعة الاسلام قال ومن السنة ان يقراء القرآن بحزن ووجد فدان القرآن نزل بحزن فان لم يكن له حزن فليتحازن اهوا الحاصلات تکلف الكمال من جملة الكمال والتشبیه بالآولیاء لمن لمعين منهم مطلب مرغوب فيه على كل حال آه بالاختصار۔

فَادِي اُو رَمْلُصْ دُونُوں کو جانتا ہے۔ ت) رَدَ الْحَتَارِ میں نور العین فی اصلاح جامِ الفصولین اور اسی میں علامہ حکیم ابن کمال باشا وزیر سے ہے تے

ما فِ التَّوَاجِدِ عَنْ حَقْقَتِ صَنْفِ حَرْجٍ
فَهَمَتْ تَسْعَ عَلَى رَجُلٍ دَحْتَ لَعْنَ
دُعَاهُ مُولَاهُ أَنْ يَسْعِ عَلَى الرَّاسِ إِذْ
(اگر تو اجد پھا اور حقیقی ہو تو کوئی حرج نہیں اور اضطراب (لا کھرانے) میں کوئی مضائقہ نہیں
بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو پھر تو پاؤں پر کھرا رہ کر دوڑ لگانامارہ، اور اس کے لئے حق
ہے جس کو اس کا مولا بلاسے تو وہ اپنے سر کے بل دوڑتا ہوا جائے اخ. ت)
وَاللَّهُ بِحِكْمَةٍ وَّتَعَالَى أَعْلَمْ

جواب سوال دوم

اُن محبتات اباظیل کو معاذ اللہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا ضرور
حضور میں سُوئے ادب اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انزواہ و کذب ہے
و کفی یہ اثما مبینا ، اثما یغتری الکذب الذین یہی کھلانگا ہے اور جھوٹ وہی گھرتے ہیں جو
لایؤمنون یہے ایمان نہیں رکھتے۔ (ت)

پھر جمیع صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کا نام لے دینا کیا جائے ادب۔ مشائخ طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں زیادہ مہربانی حضرات چشت پر ہے اُن کے ارشادات اور گزرسے، اور حضرت مولانا فخر الدین فراودی خلیفہ حضور سیدنا محبوب اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے زمانہ حضور میں خود حکم حضور سے رسالہ کشف القناع عن اصول السماع تحریر فرمایا جس میں ارشاد فرماتے ہیں :

اما سماع مشائخ حاضری اللہ تعالیٰ عنہم فبرئ عن هذة النعمة وهو مجرد صوت القوال
يعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع
اس تھمت مزامیر سے مبرا ہے وہ تو صرف قول کی
آواز ہے ان اشعار کے ساتھ کہ کمال صنعت خداوندی
جل و علیہ رأى کاہ کریں۔ (ت)

لہ رَدَ الْحَتَارِ بَابُ الْمُرْتَدِ
دارِ احیاءِ التراثِ الْعَرَبِیِّ بَرِوْدَتْ ۲۰۰۶ء
لَهُ الْقُرْآنُ الْکَرِيمُ ۲۰۰۵ء / ۱۶
لَهُ كَشْفُ الْقَنَاعِ عَنِ اصْوَالِ اسْمَاعِ

باجلہ اللہ عارفین و ارشان انبیاء و مسلمین علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین ضرور ان بہتانوں سے فرزہ ہیں، حکایت بے سر و پار طب دیا بس بے سند محدث قابل تقبیل نہیں زخلاف بعض مذہب مذہب جہوں خصوصیت تصریحات جلیلہ کتب مذہب پر کچھ اثر ڈالے باں خواہش نفاذی کی پروپری کو اخذ و تلفیق بے تحقیق کا شرخ کو اختیار ہے مغلوبین حال کے افعال احوال احوال اعمال مذقابل استاد ہیں مذلاقی تعلیم۔ حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی مسنوی شریف میں فرماتے ہیں : سے

درجت او شہد و درجت تو سم درجت او مدح و درجت تو ذم

درجت او درد و درجت تو خار درجت او نور و درجت تو نار

(اس کے حق میں شہد ہے جبکہ تیرے نے زہر ہے، اس کے حق میں تعریف ہے جبکہ تیرے حق میں براہی ہے، اس کے لئے تو پھول اور تیرے نے کاشا ہے، اس کے حق میں نور ہے جبکہ تیرے حق میں نار (آگ) ہے۔ ت)

بالفرض اگر زید بھی اپنے مغلوب الحال ہونے کا دعویٰ کرے اور مان بھی لیا جائے تو ایک زید وارفة و بخود سہی یہ جو سیکڑوں ہزاروں عوام کا ہجوم واژہ حرام کرایا جاتا ہے کا بھی سب خدار میہ مغلوب الحال ہو کر آتے ہیں یا دینا بھر سے چھانٹ چھانٹ کر پاکیں بوہرے بلائے ہیں جن پر شرع کا قلم تکلیف نہیں، اور جب یہ کچھ نہیں تو اس مجھ کی محروم اور بانی کی تائیم میں اصلاح ک نہیں فا ناعلیک اشم الاریسین (ہذا کاشکاروں کا گناہ تمہارے سر ہے۔ ت) واللہ سمجھنے و تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال سوم

بدیعت دینیہ سے ہے کہ اولاً عقائد اسلام و سنت پھر حکام صلوٰۃ و طهارت وغیرہ اضوریات شرعیہ سیکھانا فرض ہے اور انھیں چھوڑ کر دوسرے کسی منتخب ویسندیدہ علم میں بھی وقت ضائع کرنا حرام نہ کر مولیقی کہ اس کا ہلکا درجہ لغو و فضول اور بھاری پایہ مخزن آشام۔ وحدۃ الوجود و حقائق و دوئائی قصور جس طرح صوفیہ صادقة مانتے ہیں (زوجہ جسے متصوفہ زناد و قبانتے ہیں) ضرور حق و حقیقت ہے مگر اس میں اکثر ذوق ہے کہ اُن مقامات عالیہ پر وصول کے بعد منکشت ہوتا ہے زبانی تعلیم و تعلم سے تعلق نہیں رکھتا اور بہت وہ ہے جسے عوام تو عوام آج کل کے بہت مولوی کہلانے والے بھی نہیں سمجھ سکتے

اور خود اکثر یہ جو پیر و مشائخ بنتے ہیں طوطے کی طرح چند لفظی یاد کر لینے کے سوا معانی کی ہوا سے بھی مس نہیں رکھتے پھر کون سکھاے کا اور کون سیکھے گا۔ ہاں یہ ضرور ہو گا کہ ایک تو ان انگھڑتباٹے والوں کی کچھ فہمی کر مطلب کچھ ہے اور سمجھے کچھ دوسراے ان معانی کے لئے الفاظ کی تایا بی کہ وہ اکثر حال ہے ذقال، تمیرے اس پر طہ کہ ان صاحبوں کی کچھ بیانی کہ جس قدر دونوں پہلو حقيقة و حقیقت کے بنجاں ہوئے بیان میں لا سکتے تھے یہ بتانے والے حضرات اُتنے پر بھی قادر نہیں رکھتے اور اگر قدرت ہو بھی توحید دین و ایمان کی پرواکے چوتھے ان سب پر بالاؤں جاہلوں بے عیزوں کی کوئی جنیں یہ حکایت دقاٹی سکھائے جائیں گے انھیں ابھی سیدھے سیدھے احکام سمجھنے کے لایے ہیں ان عشاہات کو کون سمجھے گا۔ غرض اس کا اثر ضرور ان کا بگڑانا فتنہ میں پڑنا زندگی مرتد یا ادنیٰ درجہ گراہ بد دین ہو جانا ہو گا وہی۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ما نت محدث قوما حديثا لا تبلغه عقولهم۔ یعنی جب تو کسی قوم کے آگے وہ بات بیان کرے گا الا کان علی بعضهم فتنة۔ روایہ ابن عساکر جس تک اُن کی عقليں نہ پہنچیں تو ضرور وہ ان میں عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ کسی پرفتہ ہو گی (امام ابن عساکر نے سفرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے روایت کیا تھا)

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی پھر علام مناوی شارح جامع صیفیر پھر سیدی عبد الغنی نابلسی مدحیثہ میں فرماتے ہیں:

کوئی عام اُدمی بدکاری اور چوری کرے تو باوجود گناہ ہونے کے اس کے لئے یہ عمل اتنا مہک اور تباہ کن نہیں جتنا بلکہ حقیقت علم الہی کے بارے میں کلام کرنا مہک ہے کیونکہ بلکہ حقیقت اور بغیر پختگی علم کے کہیں وہ کفر کا مرتکب ہو جائے گا اور اسے علم تعالیٰ اعلم۔ بھی نہیں ہو گا اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے تیرنا جانے بغیر دیریا کی موجود اور لمبڑوں پر سوار ہونے کے، اور شیطان کی فریب کاریاں جو عقائد اور مذاہب سے

تعلی رکھتی ہیں کوئی ڈھکی بھپی نہیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ خوب جانتا ہے۔ (ت)

جواب سوال چہارم

امر بالمعروف و نهى عن المنكر ضرور بنصوص قاطعہ قرآنیہ اہم فرائض دینیہ سے ہے اور بسال وجوب اس کا تارک آثم و عاصی، اور ان نافرمانوں کی طرح خود بھی مسحتی عذاب دُنیوی و آخری۔ احادیث کثیرہ اس معنی پر ناطلی ہیں اور اہلست وغیرہم کا واقعہ خود قرآن عظیم میں مذکور۔ قال اللہ تعالیٰ لے:

لَعْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمَا كَفَرُوا بِأَنَّهُ دَوْدُ عَيْنَهُ
لَسَانَ دَاؤُدُ وَعِيسَى بْنُ مُرِيمٍ ذَلِكَ بِمَا حَسِبُوا
وَكَانُوا يَعْتَدُونَ لَعْنَ الَّذِينَ هُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ
فَعَلُوهُ لِبَثْسٍ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
اصحاب سبت پر داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی: اللہ! انہیں لعنت کرو اور لوگوں کے لئے نشانی
بنادے۔ پسند رہو گے۔ اہل سائہ ر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دعا کی سور ہو گئے، والیاذ باشد
رب العالمین۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

كلا والله لتأمرت بالمعروف ولتنهون عن المنكر
او ليضررت الله بقلوب بعضكم على بعض
ثم ليلعنتكم كما لعنهم - رواه أبو داؤد عن
عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه
هذا مختصر.

یوں نہیں، خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف
کرو گے اور ضرور نہیں عن المنکر کرو گے یا ضرور اللہ
تعالیٰ تھارے دل آپس میں ایک دوسرے پر
مارے گا پھر تم سب پر اپنی لعنت آتا رے گا جیسی
اُن بنی اسرائیل پر۔ رامام ابو داؤد نے حضرت عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے اسے
روایت کیا ہے، یہ مختصر ہے۔ (ت)

مگر یہ امر و نہی نہ شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اس کے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض

لِهِ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ ۝/۵

۹/۵

لِهِ سُنْنَةِ أَبِي دَاؤُدَ كِتَابُ الْمَلَامِ بَابُ الْأَرْوَانِیِّ آفَاتَ عَالَمَ رَسَلَهُور ۲۴۰/۶

صور میں شرع ہی اُسے ترک کی ترغیب دے گی جیسے جبکہ اُس سے کوئی فتنہ اشدا پیدا ہوتا ہو، یعنی اگر جانے کے بعد سود ہے کارگر نہ ہو گا تو خواہی نخواہی چھپڑنا ضرور نہیں خصوصاً جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارتا ہو، مثلاً کچھ بوج حیر کے عادی نماز کی طرف بھیکی یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حیر و یابندی وضع میں ایسے منہک ہیں کہ اس پر اصرار بھیجئے تو ہرگز زمانیں گے غایت یہ کہ آنا چکوڑیں گے وہ رغبت نمازو تعلم عقائد بھی جائے گی تو ایسی حالت میں بقدر تیسرا خیں ہدایت اور باقی کے لئے انتظار وقت و حالت ترک امر و نہیں بلکہ اُسی کی تدبیر و سعی ہے۔

وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمَفْسَدَ مِنَ الْمَصْلَحَةِ اَللَّهُ تَعَالَى فَسادِي اور مصلح دونوں سے واقف
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصَّدْوَرَةِ ہے اور وہ سینے میں پوشیدہ راز جانے والا
 ہے۔ (ت)

بستان امام فقیہہ سمرقند پھر محیط پھر ہندہ میں ہے :

ان الامر بالمعروف کی متعد قسمیں ہیں؛ اگر کوئی اپنے غالب امر بالمعروف کی وجہہ افت کات یعلم باکبر سایہ انه لوأمر بالمعروف
لگان کی بنار بھتا ہے کہ اگر اس نے امر بالمعروف یقبلوت ذلك منه و یستنعت عن المنکر فالامر واجب عليه ولايسعه
کیا تو لوگ اس کی بات تسلیم کریں گے اور اگر کوئی اے تركه ولوعلم باکبر سایہ انه
با ز آجائیں گے تو ایسی صورت میں اس پر امر بالمعروف لوارهم بذلك قذفوہ و شتموا
واجب ہوتا ہے یعنی اسے ترک کرنے کی بجائش نہیں فتركه افضل ولكن ذلك لوعلم
ہوتی اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس کے امر بالمعروف انهم یفسرونہ ولا یصبر على ذلك
کا ال اثر ہو گا لوگ الزام تراشی اور گالی گلکوچ سے ویقع بينهم عداوة و یهیج
کام لیں گے تو اس صورت میں امر بالمعروف نہ کرنا منه القتال فتركه افضل
افضل ہے۔ اسی طرح اگر جانتا ہے کہ امر بالمعروف و لوعلم انهم لو ضربواه
کرنے کی صورت میں لوگ زد و کوب کریں گے اور صبر على ذلك ولا یشکوا الى
یہ اسے برداشت نہیں کر سکے گا اور باہمی عداوت و خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو جائے گی تو ایسی

صورت حال میں بھی امر بالمعروف کا ترک کر دینا
افضل ہے۔ اور اگر اسے معلوم ہے کہ لوگ مشتعل
ہو کر اسے اذیت پہنچائیں گے مگر وہ صبر کر لے گا اور
سختی بڑا شت کر لے گا اور کسی سے شکوہ شکایت
نہیں کرے گا تو پھر امر بالمعروف اور نبی عن المثلہ عمل کرنے میں کوئی مصالت نہیں بلکہ ایسی صورت حال میں
اس کا عمل ایک مجاهد کا سامنہ عمل متصور ہوگا، اور اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی بات تو نہیں مانیں گے
البتہ کسی سخت روزہ عمل کا انہمار بھی نہیں ہو گا (یعنی زمانے کے باوجود مارپٹائی اور گاہی گلکوچ سے کام
نہیں لیں گے) تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ امر بالمعروف سے کام لے یا نہ لے البتہ یہاں
امر بالمعروف افضل ہے۔ (ت)

لیکن پیری مریدی اگر دل سے ہے تو وہاں ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر و نبی مخرب فر ہوں
ظاہر ہنا در ہے ایسے قبیلوں مقدادوں پر اس فرض اہم کی اقامۃ بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں
ادتی اتباع کے حق سے ادا ہونا ہے جو با وصف قدرت و عدم مضرت ان کے سیاہ و سپید سے کچھ مطلب
نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گز رہن کی طہرائی خواہ یوں کہ تودہ ہی احکام شرعیہ کی پرواز رکھتا ہو جیسے آج کل کے
بہت آزاد متصوف یا کسی دُنیوی لحاظ سے پابندی شرع کو نہ کہتا ہو جیسے در صورت امر و نبی اپنے پلااؤ قوڑے
یا آدمیوں پر مختلف تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ کہ شیخ پدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب سوال خ پم

ہنود قطعاً بُت پرست مشرک ہیں وہ یقیناً بُتوں کو سجدہ عبادت کرتے ہیں اور بالفرض نبھی ہو تو
بُتوں کی ایسی تعظیم پر بھی ضرور حکم کفر ہے اور انھیں بارگاہ عترت میں شفیع جانتا بھی کفر، ان سے شفاعت
چاہنا بھی کفر کقطعاً اجماعیہ افعال و اقوال کسی مسلم سے صادر نہیں ہوتے، نہ کوئی مسلمان بلکہ کوئی اہل ملت
بُت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھے اور اس میں صراحت مکذب قرآن و مصنادت رکھن ہے۔ شرح فقہ اکبر
میں ہے:

قال ابن الہمام و بالجملة فقد أضم الى محقق ابن الہمام نے فرمایا حاصل یہ ہے کہ وہ دو ایمان

کے لئے چند امور کے اثبات کا انعام کیا جائے گا اور ان میں خلل اندازی بالاتفاق ایمان میں خلل اندازی کے مترادف ہو گی جیسے بُرت کو سجدہ نہ کرنا، کسی نبی کو قتل نہ کرنا، نبی یا مصطفیٰ یا بیت اللہ شریف کی توبہ نہ کرنا الخ۔ (ت)

تحقيق الایمان اثبات امور الاخلاں بهما
اخلاں بالایمان آتفاقاً گت رک السجود
لصل وقتل نبی او الاستخفاف به او
بالمصحف والکعبۃ الم.

اعلام لبقواطع الاسلام میں قواعد امام قرقی سے ہے :

یہ خوبی، والد کے لئے ثابت ہے اگرچہ کسی زمانے یا کسی شریعت میں ہو پس یہ شبہ کفر فاعل کے لئے دافع ہو گا بخلاف اس کے کمیں بُرت یا سورج کو سجدہ کیا جائے کیونکہ وہ اور جو بھی اس کے مشابہ ہر تعظیم میں، کسی شریعت میں وارد نہیں ہوا الہذا اس کام کے کرنے والے کے لئے کوئی ضعیف اور قویٰ شبہ نہیں بُس کرنے والا کافر ہے اور جس کی تعظیم کے لئے شریعت میں کچھ وارد نہیں ہوا ارادہ تقرب کے لئے اسے نہیں دیکھا جائے گا بخلاف اس کے جس کی تعظیم کے لئے شریعت وارد ہوئی۔ (ت)

هذا الجنس قد ثبت للوالد ولوفي زمن من الانسان وشريعة من الشرائع فكان شبهة دارنة لکفر فاعله بخلاف السجود لنحو الصنم او الشم فانه لم يرد هو ولا ما يشابهه في التعظيم في شريعة من الشرائع فلم يكن لفاعله ذلك شبهة لاضعيفه ولا قوية فكان كافراً ولا نظر لقصد التقرب فيما لم ترد الشريعة بتعظيميه بخلاف من وردت بتعظيميه

شفا شریف میں ہے :

كذلك نکفر بكل فعل اجمع المسلمين انه لا يصدّس الامن كافر وان كانت صاحبة مصرح بالاسلام مع فعله ذلك الفعل كالسجود للصنم وللشمس

اسی طرح سبیلیے کام جن کا صد و رکفار سے ہوتا ہے اگر وہ دعویٰ اسلام کے باوجود وہ کام کرے تو اس کی تکفیر پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اور ہم بھی اس کی تکفیر کرتے ہیں جیسے چناند،

والقمر والصلیب والنار لـ المخـ

سورج یا کسی بُت یا صلیب اور آگ وغیرہ کے
آگے سجدہ کرنا المخـ (ت)

اُسی میں ہے :

ہر ایسی گفتگو جس سے نفیِ ربوبیت یا نفیِ الوہیت
کی تصریح اور انہمار ہوتا ہو یا اللہ تعالیٰ کے سوا
کسی کی عبادت یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ
کسی اور کی عبادت کرنا کفر ہے جیسے ہر لوں
کی گفتگو اور شرکیں عرب میں سے ان لوگوں کی
گفتگو جو بُت پرستی کی وجہ سے مشرک ہوئے اور
اہل ہند اور اہل عین کی گفتگو اہل منقرپا (ت)

کل مقالۃ صرحت، بنفی الر بوبیة
او الوحدانیة او عبادة احد غير الله
او مع الله فھی کفر کمقالۃ الدهریة
والذین اشركوا بعبادۃ الاوثان من
مشرك العرب و اهل الهند
والصین اہ مختصرًا۔

اذكار افكار مراقبات کا جو گیوں سے یا جانا افتراءے بیزہ ہے اور مکن و شاید سے کوئی کتاب
آسمانی نہیں ظہر سکتی زیست ولعل سے کوئی صریح مشرک بُت پرست قوم کتابی مشرکین ہندو کے شرک و کفر
کا منکر اُن اقوال مخدولہ تعظیم و شفاعت اقسام کا مظہر ضرور بدین مگر اہ طہدا کافر ہے، والیاد بالله تعالیٰ۔
شفا شریعت میں ہے :

ولهذا انکف من دافت بغیر
ملة المسلمين من الملل او وقت فيهم او شك
او صحح مذهبهم وان اظهروا مع ذلك الاسلام
واعتقدوا واعتقد ابطال كل مذهب سواه
فيهو كافر با ظهاره من خلاف ذلك یتھے
قرار دیتے ہیں اگرچہ باوجود اس روشن کے اسلام
کا انہمار کریں اور اس پر عقیدہ رکھیں اور اپنے بغیر
ہر مذہب کو باطل یقین کریں یہ لوگ کافر ہیں اس لئے کافر ہیں نے اس چیز کا انہمار کیا جس کے خلاف ان سے
ظاہر ہوا۔ (ت)

لـ الشفـار بـ تـعرـیـعـ حـقـوقـ الـ مـصـطـفـةـ فـصـلـ فـیـ بـیـانـ مـاـ حـوـمـنـ الـ مـقـالـاتـ الـ مـطـبـعـ الشـرـکـةـ الـ نـعـانـیـةـ

۲۶۲/۲	۲۶۹/۲	۲۶۱/۲
۷	۷	۷

عجب شانِ الٰہی ہے یہی ناپاک و بیداک بات یعنی اصنام سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ ملنا پسے ایک خدیث نے مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لئے لکھی تھی کہ بُت پرست بھی شفاعت خواہی اور اس کے مثل افعال ہی بتوں سے کر کے مشرک ہوئے، یہی باتیں یہ لوگ انبیاء اولیاء کے ساتھ کرتے ہیں تو یہ اور ابو جہل شرک میں برابر ہیں، اب یہی مردود و ملعون قول دوسرے نے مشرکوں کو مسلمان ٹھہرانے کے لئے کہا کہ بتوں سے شفاعت خواہی اُن کی تعظیم حتیٰ کہ انھیں سجدہ کفر نہیں کہ مسلمان بھی تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کرتے اُن سے شفاعت مانگتے ہیں ولا حول ولا قوٰۃ الا باللہ العلی العظیم نسال اللہ العفو والعافية (گناہوں سے بچنے اور زیکی اپنانے کی طاقت بجز اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ عظیم القدر کی توفیق کے کسی نہیں ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

رسالہ مسائل سماع ختم ہوا۔